www.ustaman.com.pk

روزنامہ استمان

چیف ایڈیٹر: منیر احمد

مستونگ

جلد نمبر 20 منگل 04 اگست 2026ء 20 صفرالمظفر 1448ھ قیمت 10 روپے شمارہ نمبر 35

Daily USTAMAN ABC Certified E-mail: ustamanmail@gmail.com



آرمی چیف جنرل راحیل شریف کے زیر صدارت اجلاس میں کور کمانڈر ملتان کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں

بلوچستان میں آپریشنز، 72 دہشتگرد ہلاک

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان بھر میں آپریشن ردالفساد اور ضربِ عضب کے تحت کارروائیوں میں اب تک 72 دہشتگرد مقتل ہوئے، جبکہ کردوں کو ہلاک اور 39 کو گرفتار کیا جاچکا ہے۔ بلوچستان بھر میں سیکورٹی فورسز کی جانب سے کالعدم تنظیم بی ایل اے کے دہشتگردوں کے خلاف کارروائیوں میں شدت لائے ہوئے آپریشن ردالفساد اور ضربِ عضب کے تحت کوئٹہ، خاران، قلات، سوراب، مستونگ، پنجگور، زہری، نوشکی، دالبندین، کوئٹہ، ژوب اور نصیر آباد میں کارروائیاں کی گئیں جس میں 72 دہشتگرد ہلاک اور 39 کو گرفتار کیا گیا۔ اس کے علاوہ 3 خودکش حملہ آور بھی ناکام بنائے گئے

روزنامہ استمان مستونگ
چیف ایڈیٹر: منیر احمد
پبلشر شعیب احمد، چیف ایڈیٹر منیر احمد نے انٹس پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر آفس روزنامہ استمان مستونگ گلون روڈ نیو جنرل سیکشن بکیٹ فولیو نمبر 204 سے شائع کیا۔
موبائل نمبر: 0333-7999560 فون نمبر: 2443797-081

نظام نہیں سوچ بدلنی ہوگی

تاریخ کا سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ اسے اکثر فاتحین لکھتے ہیں اور سب سے بڑی ذلت یہ ہے کہ اسے حقائق کے ساتھ پڑھا جائے۔ پاکستان کی گزشتہ چار دہائیوں کا جائزہ لیتے ہوئے اگر ہم صرف ایک جماعت، ایک شخصیت یا ایک ادارے کو تمام مسایئوں یا تمام ناکامیوں کا ذمہ دار ٹھہرا دیں تو ہم تاریخ کے ساتھ انصاف نہیں کریں گے۔ 1985 کے بعد پاکستان ایک ایسے دور میں داخل ہوا جہاں اقتدار کے دروازے بار بار کھلے، مگر قوتِ سمت بار بار بدلتی رہی۔ حکومتیں آئیں، حکومتیں گئیں، مگر عام پاکستانی کی بنیادی خواہشات زیادہ نہیں بدلیں۔ وہ آج بھی اچھی تعلیم، معیاری علاج، بروقت انصاف محفوظ روزگار اور باعزت زندگی چاہتا ہے۔ 1988 میں جمہوری عمل کی بحالی کے بعد امید پیدا ہوئی کہ شاید اب سیاسی استحکام آئے گا۔ مختلف منتخب حکومتوں نے اپنے اپنے منشور کے مطابق کام کرنے کی کوشش کی۔ بعض ادوار میں بنیادی ڈھانچے کے منصوبے آگے بڑھے، بعض میں سماجی شعبوں پر توجہ دی گئی اور بعض میں معاشی اصلاحات کی کوششیں ہوئیں۔ لیکن اس پورے عرصے میں ایک مسئلہ بار بار سامنے آیا: حکومتوں کا عدم تسلسل۔ جب کوئی پالیسی اپنی تکمیل سے پہلے ختم ہو جائے، جب ہر نئی حکومت پچھلی حکومت کے منصوبوں کو شک کی نگاہ سے دیکھے اور جب ریاستی ترجیحات ہر انتخاب کے ساتھ بدلتی گئیں تو ترقی کی رفتار متاثر ہونا فطری ہے۔ 1999 میں ایک اور بڑا سیاسی موڑ آیا۔ فوجی حکومت قائم ہوئی، جس نے اپنے نقطہ نظر کے مطابق انتظامی اور معاشی اصلاحات کی کوشش کیں۔ اس دور سے 2002 کا بلدیاتی نظام متعارف کرایا گیا، جسے بعض ماہرین نے اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی کی ایک اہم کوشش قرار دیا، جبکہ ناقدین نے اس کے ڈھانچے اور سیاسی اثرات پر سوالات اٹھائے۔ اختلافات اپنی جگہ، لیکن ایک حقیقت واضح رہی کہ پاکستان میں بلدیاتی اداروں کے تسلسل کا مسئلہ آج بھی پوری طرح حل نہیں ہو سکا۔ 2008 کے بعد جمہوری تسلسل دوبارہ قائم ہوا، جو پاکستان کی سیاسی تاریخ میں اپنی اہمیت رکھتا ہے۔ آئینی اصلاحات، پارلیمانی عمل اور صوبائی اختیارات جیسے معاملات پر پیش رفت ہوئی، لیکن اسی دوران توانائی، معیشت، امن وامان اور گورننس کے چیلنجز بھی برقرار رہے۔ 2013 کے بعد انفراسٹرکچر، توانائی اور مواصلات کے کئی منصوبوں پر کام ہوا۔ ان منصوبوں کے حامی انہیں ملکی ترقی میں اہم قدم قرار دیتے ہیں، جبکہ ناقدین مالیاتی بوجھ، ترجیحات اور شفافیت جیسے پہلوؤں پر سوال اٹھاتے ہیں۔ تاریخ کا انصاف یہی ہے کہ دونوں نقطہ نظر کو سنا جائے۔ 2018 میں ایک نئی سیاسی قیادت اور نعرے کیساتھ سامنے آئی کہ احتساب، اصلاحات اور ریاستی نظم میں تبدیلی لائی جائے گی۔ اس دور میں بعض اصلاحاتی اقدامات کیے گئے، لیکن ساتھ ہی مہنگائی، سیاسی کشیدگی، معاشی دباؤ اور ادارہ جاتی تناعات پر بھی شدید بحث ہوتی رہی۔ کسی بھی دور کی طرح اس دور کا جائزہ بھی جذبات کے بجائے شواہد اور نتائج کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ 2022 کے بعد اتحادی حکومت کا دور شروع ہوا، جس نے ایک مشکل معاشی اور سیاسی ماحول میں ذمہ داریاں سنبھالیں۔ یہ مختی ہوئی مہنگائی کو مزید بڑھنے سے روکا یا نہیں، اس کا فیصلہ وقت ہی کرے گا، مگر حالات اور داخلی سیاسی اختلافات نے محکرانی کو سنجیدگی سے متاثر کیا۔ دوران بھی عوام کی بنیادی شکایات وہی رہیں: انصاف میں تاخیر، روزگار کی کمی، تعلیم وصحت کے مسائل اور حکمرانی پر اعتماد کا بحران۔ اگر ہم ان تمام ادوار کو ایک ہی نظر سے دیکھیں تو ایک حقیقت نمایاں ہوتی ہے۔ پاکستان میں حکومتیں بدلتی رہیں، مگر ریاستی اصلاحات کا تسلسل کمزور رہا۔ ہر حکومت نے کچھ اچھا کیا، ہر حکومت سے غلطیاں بھی ہوئیں۔ مگر سب سے بڑا نقصان شاید یہ ہوا کہ قومی پالیسیوں کو اکثر جماعتی عینک سے دیکھا گیا۔ جب ریاست کے سب برابر سال بعد بدلنے لگے تو سرمایہ کار کا بھی محتاط ہو جاتا ہے، سرکاری ادارے بھی غیر یقینی کا شکار ہوتے ہیں اور عوام بھی مستقبل کے بارے میں پُرامید نہیں رہتے۔ یہاں سوال صرف حکمرانوں سے نہیں، ہم سب سے ہے۔ کیا ہم نے بحیثیت قوم میرٹ کو ہمیشہ ترجیح دی؟ کیا ہم نے قانون کی پاسداری کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنایا؟ کیا ہم نے ٹیکس، دیانت اور امانت اور شہری ذمہ داری کو قومی کردار کا حصہ بنایا؟ ریاست اور معاشرہ ایک دوسرے کا عکس ہوتے ہیں۔ اگر ایک کمزور ہو تو دوسرا بھی دیر تک مضبوط نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا مسئلہ صرف اقتدار کے ایوانوں تک محدود نہیں، بلکہ اجتماعی رویوں میں بھی جھانکنا پڑتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں تنقید ختم ہوتی ہے اور خود احتسابی شروع ہوتی ہے۔

دنیا میں وقت ایسے دور سے گزر رہی ہے جہاں تین اقوامی سیاست، طاقت، توانائی کی فراہمی راہی، قوانینی کی ترسیل، اہم بحری گزرگاہوں کے تحفظ اور سمندری خطرات کا مؤثر مقابلہ کرنا ہے۔ یہ احتیاط ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب بحیرہ احمر، باب المندب اور مشرقِ عدن میں تجارتی جہازوں پر حملے، بحری قزاقی، ڈرون حملوں اور غیر ریاستی عناصر کی سرگرمیوں نے عالمی راہے زنی کی صورت اختیار کر لی ہے۔ ان خطرات کے باعث جہازوں نے متبادل سمندری راستوں کو اپنانا شروع کر دیا ہے جبکہ افریقہ کے گرد سفر کرنے والے جہازوں کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ان حالات کے براہِ راست اثرات پورے خطے پر مرتب ہو سکتے ہیں۔ بحری تجارت کا تحفظ اب صرف بندرگاہوں تک محدود نہیں رہا بلکہ سمندر میں ہی اس کی حفاظت کو یقینی بنانا ضروری ہو گیا ہے۔ اس تناظر میں پاکستان کی بحری حکمتِ عملی کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ ہم اپنی بندرگاہوں کو کس حد تک محفوظ اور مؤثر بنا سکتے ہیں۔ گوادر بندرگاہ کی اسٹریٹجک اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے، لیکن اس کی حقیقی طاقت اس وقت سامنے آئے گی جب اس کے ساتھ ساتھ کراچی بندرگاہ بھی ایک مضبوط اور محفوظ بحری نظام کا حصہ بنے۔ اگر کراچی کو نظر انداز کیا گیا تو پورا نظام کمزور ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بحری تجارت کے تحفظ کے لیے صرف بحری افواج کی تعداد بڑھانا کافی نہیں ہوگا۔ ہمیں ایک ایسا نظام بنانا ہوگا جو بحری ٹریفک، ساحلی نگرانی، ساحلی ریڈار، ساحلی سیکیورٹی اور بندرگاہوں کے درمیان مربوط رابطہ کاری کو ممکن بنائے۔ یہ کام صرف ایک ادارے کا نہیں بلکہ بحریہ، کسٹمز، بندرگاہ انتظامیہ اور دیگر متعلقہ اداروں کے مشترکہ تعاون سے ہی ممکن ہے۔ اس سلسلے میں ایک اور اہم پہلو بحری حادثات کی صورت میں ماحولیاتی نقصان کا ہے۔ تیل کے بڑے رساؤ یا کیمیکل کے اخراج کی صورت میں ساحلی علاقوں کی ماحولیات برسوں متاثر رہتی ہے۔ اس لیے ہمیں ایسے حادثات کے لیے پہلے سے تیار رہنا ہوگا۔ اس میں ماحولیاتی ردِعمل کے ادارے، ساحلی کمیونٹیز کی تربیت اور بین الاقوامی تعاون کے طریقہ کار شامل ہونے چاہئیں۔ ایک اور اہم پہلو سمندری راستوں کے بارے میں عوامی شعور کا ہے۔ اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ بحری تجارت صرف بڑی کمپنیوں کا معاملہ ہے، حالانکہ اس کے اثرات براہِ راست عام صارف تک پہنچتے ہیں۔ اگر بحری راستے غیر محفوظ ہو جائیں تو بیمہ کی لاگت بڑھتی ہے، اشیا کی قیمتیں بڑھتی ہیں اور مہنگائی کا بوجھ براہِ راست عوام پر پڑتا ہے۔ اس لیے بحری تحفظ کو صرف دفاعی نہیں بلکہ معاشی اور سماجی مسئلہ بھی سمجھنا ہوگا۔ آخر میں یہ کہنا ضروری ہے کہ بحری تحفظ کا مسئلہ صرف بحریہ کا نہیں بلکہ پوری قوم کا ہے۔ اس کے لیے ایک ایسی حکمتِ عملی درکار ہے جو بحری طاقت، سفارت کاری، توانائی کی سلامتی اور معاشی ترقی کو ایک ساتھ لے کر چلے۔ اگر ہم نے اب بھی اس سمت میں سنجیدہ قدم نہ اٹھایا تو آنے والے برسوں میں ہمیں اس کی بھاری قیمت چکانی پڑ سکتی ہے۔

سعودی عرب کی قیادت اور 14 ملکی بحری دفاعی اتحاد

عسکری اتحاد، جو اسلام مشرق وسطیٰ کی موجودہ اسی تناظر میں اگر عرب بحری اتحاد تجارتی جہازوں کی حفاظت اور سمندری راستوں کو محفوظ بنانے میں کامیاب رہتا ہے تو اس سے عالمی معیشت کو اہتمام حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ سوال بھی اہم ہے کہ کیا یہ اتحاد آئندہ ہرمز کو متاثر کرے گا؟ موجودہ معلومات کے مطابق اس اتحاد کی بنیادی توجہ بحیرہ احمر اور باب المندب اور خلیج عدن پر مرکوز ہے۔ مگر آنے والے برسوں میں اس کا دائرہ کار ممکنہ طور پر خلیج عدن سے آگے بڑھ کر بحیرہ عرب اور خلیج عمان تک بھی پھیل سکتا ہے۔ اس کا مقصد بظاہر بین الاقوامی آبی گزرگاہوں پر تجارتی جہازوں کی آمد و رفت کو یقینی بنانا ہے۔ اس اتحاد کے قیام کا اعلان 5 جولائی 1977ء کو عوام کی منتخب حکومت کا تختہ الٹ کر جنرل محمد ضیاء الحق نے اقتدار پر قبضہ کر لیا۔ انہوں نے اپنے 18 اکتوبر 1977ء کو عام انتخابات کرانے کا اعلان کیا، لیکن جب تجربہ سیاسی سرگرمیوں کی اجازت دی اور پاکستان پیپلز پارٹی کے جلسوں میں عوام کا بے مثال جوش و خروش نظر آیا تو سیاسی منظر نامہ یکسر بدل گیا۔ اب انہوں نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے ایک نیا حربہ استعمال کیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ریفرنڈم کے ذریعے عوام سے پوچھا جائے گا کہ وہ ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ چاہتے ہیں یا نہیں۔ اس ریفرنڈم کے لیے 19 دسمبر 1984ء کی تاریخ مقرر کی گئی۔ ریفرنڈم کے سوال کو اس طرح ترتیب دیا گیا تھا کہ عوام کے پاس ہاں کہنے کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا۔ سوال یہ تھا: ”کیا آپ پاکستان میں قرآن و سنت کے مطابق اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جاری عمل کو جاری رکھنا چاہتے ہیں؟“ اس سوال کے ساتھ ہی یہ اعلان بھی کیا گیا کہ جو لوگ ہاں کہیں گے، وہ اگلے پانچ برس کے لیے صدر منتخب ہو جائیں گے۔ اس ریفرنڈم کے نتائج کا اعلان 20 دسمبر 1984ء کو کیا گیا۔ سرکاری اعلان کے مطابق 64 فیصد ووٹروں نے ہاں کہا اور 10 فیصد نے ووٹ ہی نہیں ڈالا۔ اس طرح ضیاء الحق کو اگلے پانچ برس کے لیے صدر بنا دیا گیا۔ اس ریفرنڈم کے بعد ہی 1985ء میں غیر جماعتی انتخابات کرائے گئے۔ یہ انتخابات 1973ء کے آئین کے تحت نہیں بلکہ ایک نئے آئینی حکم نامے کے تحت ہوئے۔ اس حکم نامے کے ذریعے آئین میں 8 ویں ترمیم کی گئی، جس کے تحت صدر کو اسمبلی توڑنے کا اختیار دیا گیا۔ یہ ترمیم 1973ء کے آئین کی روح کے منافی تھی۔ اس ترمیم کے ذریعے صدر کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ وزیر اعظم کو برطرف کر سکتا ہے

استھمان 01

وفاقی وزیر خزانہ وسرمایہ کاری احمد ریحز ریتا نے کہا ہے کہ پاکستان کی بہادری سے مقابلہ کرنے والے پولیس اہلکاروں کی جرأت و فرض شناسی اور قربانی کو قومیں صدیوں یاد رکھتی ہیں۔ ایسے ہی بہادر اہلکاروں کی بدولت ہی ہمارے شہری بغیر کسی خوف کے اپنے گھروں میں سکون کی نیند سو پاتے ہیں۔ ہم ان کی بہادری کو سلام پیش کرتے ہیں۔ یہ بات انہوں نے جمعرات کو اسلام آباد میں پولیس کانسٹیبل کے والد کی نماز جنازہ میں شرکت کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ وزیر مملکت برائے داخلہ و انسداد دہشت گردی طلال چوہدری، وزیر مملکت برائے خزانہ و محصولات علی پرویز ملک، وفاقی سیکرٹری خزانہ و محصولات ڈاکٹر ریاض احمد خواجہ، وفاقی سیکرٹری داخلہ حسن نواز تارڑ، آئی جی اسلام آباد پولیس ڈاکٹر اکبر ناصر خان سمیت دیگر اعلیٰ حکام بھی نماز جنازہ میں شریک تھے۔ احمد ریحز نے کہا کہ ہم اپنے بہادر پولیس اہلکاروں کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔ ان کی بہادری اور فرض شناسی ہمیشہ ہمارے لیے مشعلِ راہ رہے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم ان کے اہلِ خانہ کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں اور ان کے غم کو اپنا غم سمجھتے ہیں۔ وزیر مملکت برائے داخلہ و انسداد دہشت گردی طلال چوہدری نے کہا کہ ہمارے پولیس اہلکاروں نے ہمیشہ ہر مشکل وقت میں قوم کا ساتھ دیا ہے۔ ان کی قربانیاں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ وزیر مملکت برائے خزانہ و محصولات علی پرویز ملک نے کہا کہ ہم اپنے بہادر پولیس اہلکاروں کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔ ان کی بہادری اور فرض شناسی ہمیشہ ہمارے لیے مشعلِ راہ رہے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم ان کے اہلِ خانہ کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں اور ان کے غم کو اپنا غم سمجھتے ہیں۔

استھمان 02

بارکھان کا جب بھی نام لیا جاتا ہے ذہن میں کئی دہائیوں پرانی تاریخ کا ایک سیاہ باب گھوم جاتا ہے۔ جب کئی دہائیوں قبل ایک ہندو لڑکی کو مبینہ طور پر اغوا کیا گیا، اس کا مذہب تبدیل کیا گیا اور پھر اسے ایک مقامی سردار کے حوالے کر دیا گیا۔ اس واقعے نے نہ صرف ایک خاندان کو برباد کیا بلکہ پورے خطے کی سماجی اور سیاسی فضا کو بھی زہر آلود کر دیا۔ اس کیس کی گونج اقوام متحدہ تک سنائی دی۔ عالمی ادارے اور انسانی حقوق کی تنظیمیں بارہا اس کا ذکر کرتی رہیں۔ مگر افسوس کہ اتنے بڑے ظلم کے باوجود آج تک کسی بااثر ملزم کو سزا نہیں ہو سکی۔ یہ کیس ہمیں یاد دلاتا ہے کہ جب انصاف طاقتور کے سامنے جھک جائے تو کمزور کا کوئی سہارا باقی نہیں رہتا۔ یہ صرف ایک لڑکی کی کہانی نہیں بلکہ پورے نظام کی ناکامی کی علامت بن چکا ہے۔ ہر بار جب اس کیس کا ذکر ہوتا ہے تو ایک ہی سوال سامنے آتا ہے کہ آخر کب تک بارکھان کی بیٹیاں خوف کے سائے میں جیتی رہیں گی؟ کب تک ظالم دندناتے پھریں گے اور مظلوم انصاف کے لیے در در بھٹکتے رہیں گے؟ اب وقت آ گیا ہے کہ ریاست اور عدلیہ اس کیس کو محض فائلوں میں بند نہ رکھیں بلکہ اسے ایک ٹیسٹ کیس بنائیں۔ ایک ایسا کیس جو یہ ثابت کرے کہ پاکستان میں قانون سب کے لیے برابر ہے، چاہے سامنے کوئی بھی ہو۔ اگر آج بھی ہم خاموش رہے تو کل کوئی اور بیٹی اسی ظلم کا شکار ہوگی اور ہم پھر صرف افسوس کرتے رہ جائیں گے۔ بارکھان کی لڑکی کا مقدمہ صرف ایک خاندان کا نہیں بلکہ پوری انسانیت کا مقدمہ ہے۔ اگر ہم نے اس بار آواز نہ اٹھائی تو تاریخ ہمیں بھی خاموش تماشائی کے طور پر یاد رکھے گی۔ وقت ہے کہ انصاف کو اس کے اصل مقام پر واپس لایا جائے، ورنہ ظلم کا یہ سلسلہ کبھی نہیں رکے گا۔

استھمان 03

مونگ پھلی کا کاروبار کرنے والے ہزاروں کاشتکار اور بیوپاری سخت تشویش کا شکار ہیں۔ وزیر اعظم شہباز شریف کی زیر صدارت ضلع ریاپا کو ری کے حوالے سے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ ضلع ریاپا کو ری کے 13 یونین کونسلوں میں مونگ پھلی کی فصل کاشت کی جاتی ہے۔ اس سال مونگ پھلی کی پیداوار 2 لاکھ 40 ہزار ٹن تک پہنچ گئی ہے۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ ضلع ریاپا کو ری میں 3 ہزار 500 سے زائد بیوپاری مونگ پھلی کی خرید و فروخت سے وابستہ ہیں۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ مونگ پھلی کی فصل کی کٹائی کے بعد بیوپاری اسے ضلع کے مختلف علاقوں سے خرید کر ریاپا کو ری منڈی لاتے ہیں۔ وزیر اعظم نے ہدایت کی کہ مونگ پھلی کی خریداری کے لیے ضلع ریاپا کو ری میں ایک سرکاری خریداری مرکز قائم کیا جائے۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ مونگ پھلی کی خریداری کے لیے ضلع ریاپا کو ری میں ایک سرکاری خریداری مرکز قائم کیا جائے۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ مونگ پھلی کی خریداری کے لیے ضلع ریاپا کو ری میں ایک سرکاری خریداری مرکز قائم کیا جائے۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ مونگ پھلی کی خریداری کے لیے ضلع ریاپا کو ری میں ایک سرکاری خریداری مرکز قائم کیا جائے۔

استھمان 04

مستونگ (ن) نے 4 نئے پاکستان ہٹلر پارٹی نے 9 نشستیں حاصل کیں۔ مستونگ (ن) کے رہنما قادر خان مینگل، ظفر خان، ظفر اللہ زہری، ڈاکٹر مصطفیٰ نثار محمد ترین اور رابعہ گچکی نے کامیاب قرار پائے۔ ہٹلر پارٹی نے سیاہ اور سفید کے مقابلے میں 9 نشستیں حاصل کیں۔ پاکستان تحریک انصاف کے رہنما رحمان خان چنڈی نے 7 نشستیں حاصل کیں۔ پاکستان تحریک انصاف کے رہنما رحمان خان چنڈی نے 7 نشستیں حاصل کیں۔ پاکستان تحریک انصاف کے رہنما رحمان خان چنڈی نے 7 نشستیں حاصل کیں۔ پاکستان تحریک انصاف کے رہنما رحمان خان چنڈی نے 7 نشستیں حاصل کیں۔

استھمان 05

ترسیلِ آب والے پائپ لائن پھٹ گئی، کھڑا پانی، ایک جوہڑ بن گیا، ٹریفک معطل، شہری پریشان، ٹریفک پولیس کی جانب سے متبادل راستوں کا اعلان، ٹریفک پولیس کے ترجمان کے مطابق ٹریفک کی روانی کو بحال کرنے کے لیے متعلقہ محکمے کے ساتھ رابطہ کیا گیا ہے



چیف منسٹر بلوچستان یوتھ اسپلائمنٹ پروگرام کے حوالے سے ٹی ایچ اور ٹیک کے زیر اہتمام نوجوانوں کے انٹرویوز لے رہے ہیں

جے یو آئی ضلع کوئٹہ کی تنظیمی رابطہ مہم تیز اور جائزہ اجلاس

ملک کو بند کمروں کے فیصلوں سے ملک کا وجود خطرے میں ہوسکتا ہے، مولانا عبدالرحیم

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ میں تنظیمی رابطہ مہم کے تحت مختلف علاقوں کے اجلاس اور دورے جاری ہیں۔ اس سلسلے کا ضلع قائد زین سنٹر جب اجمیر مولانا غلام شبیر احمد، ڈپٹی سیکرٹری جنرل حاجی نثار احمد کاسی، نائب امیر مولانا محمد ابوبکر، شیخ مولانا عبدالحمید محمدی، مولوی سعید احمد، مولوی نور محمد، حضرت عمر محمد سلیمان، حافظ شعیب احمد، مولانا عبدالرحیم، محمد عیسیٰ، حافظ محمد ہارون، حاجی محمد شاہ الاسلام، حاجی نور محمد، مفتی قاری رضا خان، حاجی غلام شاہ کاکڑ، سید مشہد حسین بخاری، میر سرفراز شاہ بلوچ اور مفتی شبیر احمد حقانی نے خالد بن ولید چوک نوصار، حضرت عمر (باقی صفحہ 3 پیج نمبر 36)

اُس وقت امریکہ کیساتھ کسی قسم کے مذاکرات نہیں ہو رہے ایران

امریکہ صرف ایران ہی نہیں بلکہ پورے خطے کے خلاف محاذ آرائی کی پالیسی پر عمل پیرا ہے، ترجمان ایرانی وزارت خارجہ آغا باقر کا ہرمز کی موجودہ صورتحال اور تجارتی سرگرمیوں پر بریفنگ

تہران (پی این ایم) ایران نے امریکہ کے ساتھ جاری مذاکرات کی تردید کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اس وقت تہران اور واشنگٹن کے درمیان کوئی براہ راست بات چیت جاری ہے اور نہ ہی کسی دوسرے ملک کے ذریعے کوئی پیغام رسانی ہو رہی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے دوران ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا کہ ایران کی موجودہ سفارتی سرگرمیاں صرف علاقائی کے ساتھ ہیں، جن کا محور گزشتہ ہفتے کا کوئی منعقدہ مشاورتی اجلاس تھا۔ انہوں نے کہا کہ اجلاس میں علاقائی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا اور اس دوران ان ممالک کے ساتھ بھی رابطے کیے گئے جو اس اجلاس میں شریک نہیں ہوسکے تھے۔ ترجمان ایرانی وزارت خارجہ نے کہا کہ ایران کا موقف واضح ہے کہ امریکہ کے ساتھ کسی قسم کے مذاکرات نہیں ہو رہے ہیں۔ (باقی صفحہ 3 پیج نمبر 36)



گورنر بلوچستان سردار سرفراز احمد بگٹی یونیورسٹی آف لاء بلوچستان کے 10 ویں جنٹ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

خیر جان بلوچ اور انکے خاندان کیساتھ کھڑے ہیں، اسلم بلوچ

خیر جان بلوچ کے کزن کے گھر پر حملہ، واقعہ کو سلگا کا نکتہ دہشت گردی قرار دے دیا

کوئٹہ (آن لائن) نیشنل پارٹی بلوچستان کے چیئرمین خیر جان بلوچ کے کزن کے گھر پر حملہ، واقعہ کو سلگا کا نکتہ دہشت گردی قرار دے دیا۔ اسے طبقاتی روایات کے منافی اور چادر و چاردیواری کی پامالی قرار دیا ہے۔ اپنے بیان میں پارٹی کے مرکزی رہنما اسلم بلوچ نے کہا کہ حملے کے نتیجے میں خیر جان بلوچ کے کزن عبدالظہور زخمی ہوئے اور انکے بھتیجے کی شہادت ہوئی ہے۔ (باقی صفحہ 3 پیج نمبر 39)

سوات خودکش دھماکہ کی انتہا ہے، مولانا قادر لونی

امن دشمنوں کے خاتمے تک ہر قربانی دینے کیلئے تیار ہیں، جے یو آئی کے رہنما کا اظہار یکجہتی

کوئٹہ (آن لائن) جمعیت علماء اسلام نظریاتی پاکستان کے مرکزی امیر مولانا عبدالرشید ارشد، مرکزی جنرل سیکرٹری مفتی شیخ الدین، صوبائی امیر مولانا محمد ہارون، دیگر مرکزی رہنماؤں نے سوات میں ہونے والے دھماکے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام خیبر پختونخوا کے رہنما مولانا قادر لونی سے ٹیلیفونک رابطہ کیا اور دہشت گردی کے اس بزدلانہ واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اظہار یکجہتی کیا۔ (باقی صفحہ 3 پیج نمبر 41)

جے یو آئی کا ملازمین کے تحفظ کیلئے آواز اٹھانے کا اعلان

ملازمین کے حقوق اور ادارے کے تحفظ کے لیے ہر پور کردار ادا کریں گے، مولانا واسع

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان ڈیجیٹل اتھارٹی (بی ڈی اے) ملازمین ایسوسی ایشن کے وفد نے صدر جمعیت علماء اسلام (ف) بلوچستان مولانا واسع شاکر سے ملاقات کی، جس میں بی ڈی اے کے ملازمین کے حقوق اور ادارے کے تحفظ سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات میں وفد کے رکن شمس الدین، سیف الدین، عبدالرحمان زہری اور دیگر نمائندے شامل تھے۔ (باقی صفحہ 42 پیج نمبر 42)

پاکستان میں چیلنجز ضرور ہیں مگر قومی نظام ناکام یا منہدم نہیں ہوا، محسن اقبال

پاکستان کے نوجوان کل کا روح نہیں، شاہین ہے، پاکستان کا نظام قومی اصلاحات کے دور میں داخل ہو چکا ہے

پاکستان کی اصل طاقت مشکلات میں نہیں، انکے نوجوانوں کے عزم، صلاحیت، علم اور بلند حوصلے میں مضمر ہے

اسلام آباد (آن لائن) وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اقدامات و وفاقی وزیر برائے ہاؤسنگ و تعمیرات، ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن، سینیٹر الحاج محمد اقبال خان نے کہا ہے کہ پاکستان کے نوجوان کل کا روح نہیں، شاہین ہے، پاکستان کی اصل طاقت اس کے نوجوانوں کے عزم، صلاحیت، علم اور بلند حوصلے میں مضمر ہے۔ پاکستان کے نوجوان کی 150 ویں یوم پیدائش کی مناسبت سے قومی نغمے کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج پاکستان (باقی صفحہ 13 پیج نمبر 13)

میئر پولیس کارپوریشن کے بنائے ملازمین کا پریس کلب کے سامنے مظاہرہ

کوئٹہ (آن لائن) میئر پولیس کارپوریشن کے ریٹائرڈ ملازمین نے ڈھنگی مارکیٹ میں سوہدرا اسکے کے خلاف سوہدرا کو کوئٹہ پریس کلب کے سامنے مظاہرہ کیا مظاہرین نے پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جن پر جبری برخواستگی کے خلاف مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرے کی قیادت سائق ریٹائرڈ آفیسر ظریف اللہ خان کر رہے تھے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ ہمارے ساتھ ظلم کیا گیا ہے۔ (باقی صفحہ 44 پیج نمبر 44)

بلوچستان کے تمام سرکاری وفکی سکولوں کے لئے 6 روز تدریس کا فیصلہ

ٹرانسپورٹرز کا 8،7 اگست کی شٹر ڈاون ہڑتال کی حمایت کا اعلان

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان بھر کے تمام سرکاری وفکی سکولوں میں ہفتے کے روز تدریس کا فیصلہ کرلیا۔ سیکرٹری سکول ایجوکیشن بلوچستان ن